آخری قسط

از: سید مجتبیٰ موسوی لاری

تعدّد ازدواج

میں نے بہت سوچا مگر مجھے کوئی دلیل نہیں ملی کہ اگر کسی مرد کی بیوی مزمن مرض میں گرفتار ہو یا بانجھ ہو، یا عمل حمل و وضع سے عاجز ہو تو وہ بے چارہ دوسری عورت سے شادی کیوں نہ کرے؟ اس کا جواب کلیسا کو دینا چاہیے مگر کلیسا کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ بہترین قانون وہ ہوتا ہے جس کے سہارے زندگی کی سعادت محفوظ رہے نہ کہ وہ جس کی بدولت زندگی جہنّم کا نمونہ بن جائے۔

میسز آنی بسنٹ MRS. ANIE BE SANT تحریر کرتی ہے: "مغرب کا دعویٰ ہے کہ اس نے "تعدّد ازواج" کے قانون کو نہیں قبول کیا لیکن واقعہ یہ ہے کہ بغیر ذمہ داری کے یہ قانون مغرب میں موجود ہے بایں معنی کہ مرد جب اپنی معشوقہ سے سیر ہو جاتا ہے تو اس کو بھگا دیتا ہے اور یہ بے چاری گلی کوچوں میں ماری ماری پھرتی ہے کیونکہ پہلا عاشق اپنی کوئی ذمہ داری محسوس ہی نہیں کرتا ہے اور عورت کی یہ حالت ہزار درجہ اس عورت کی حالت سے بدتر ہے جو قانونی شوہر رکھتی ہے بال بچے والی ہے، خاندان میں شوہر کے زیرِ حمایت زندگی بسر کر رہی ہے"۔ میں جب ہزاروں عورتوں کو رات کے وقت سڑکوں پر حیران و سرگرداں دیکھتا ہوں تو مجبوراً سوچتا ہوں کہ اہلِ مغرب کو اسلام کے "تعدّد ازواج" کے قانون پر ہرگز اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ جو عورت "تعدّد ازواج" کے قانون کے ماتحت شوہر رکھتی ہے، گود میں چھوٹے چھوٹے بچّے رکھتی ہے، اور نہایت احترام کے ساتھ شوہر کے خاندان میں زندگی بسر کرتی ہے وہ ہزاروں ہزار درجے اس عورت سے بہتر ہے جو گلی کوچے میں حیران و پریشان گھومتی ہے، گود میں ناجائز بچّہ رکھتی ہے جس بچّے کو کوئی قانونی حمایت حاصل نہیں ہے، جو دوسروں کی شہوتوں کے قربان گاہ پر بھینٹ چڑھ چکی ہے۔

ڈاکٹر گوستاوے لیون DR. SUUTAVDEBUN لکھتا ہے: مشرقی رسم و رواج میں "تعدّد ازواج" کے مسئلے کو مغرب میں جس قدر غلط طریقے سے پیش کیا گیا ہے کسی بھی رسم کے بارے میں ایسا نہیں ہوا ہے۔ اور کسی بھی مسئلے پر مغرب نے اتنی غلطی نہیں کی ہے جتنی "تعدّد ازواج" کے مسئلے پر کی ہے۔ میں واقعاً متحیر ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ مشرق کا "تعدّد ازواج" کا مسئلہ مغرب کے "فریبی ازدواج" سے کس طرح کم ہے۔ اور اس میں کیا کمی ہے۔ میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ "تعدّد ازواج" کا شرعی مسئلہ ہر لحاظ سے بہتر و شائستہ ہے۔[۱۲]

---

[۱] حقوق زن در اسلام و اروپا۔ صفحہ ۲۱۵

[۲] اطلاعات ۱۱، ۹، ۳۵

[۳] خواندنیہا شمارہ ۱۷، سال ۱۴

[۴] کیہان ۳، ۱۲، ۳۸

[۵] سرویس مخصوص خبرگزاری فرانسہ اطلاعات ۱۲۲۳۹

[۶] اطلاعات ۲۰ بہمن ۴۸ شمارہ ۱۳۱۶۔

[۷] اطلاعات ۲۹/۸/۴۰۔

[۸] اطلاعات ۳/۳/۴۹۔

[۹] سورہ نساء آیت ۴۔

[۱۰] سورہ نساء آیت ۱۲۲۔

[۱۱] مجمع البیان جلد ۳ صفحہ ۱۲۱۔

[۱۲] تمدن اسلام و عرب صفحہ ۵۲۶، ۵۲۷

●●●